روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
FD-10
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 26 فروری 2009ء .... 1430 ہجری 26 تبلیغ 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 45

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

فرماتا ہے اذا زلزلت .... یعنی ان دنوں کا جب آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی عظیم الشان مصلح آئے گا اور فرشتے نازل ہوں گے یہ نشان ہے کہ زمین جہاں تک اس کا ہلانا ممکن ہے ہلائی جائے گی یعنی طبیعتوں اور دلوں اور دماغوں کو غایت درجہ پر جنبش دی جائے گی اور خیالات عقلی اور فکری اور سبعی اور بہیمی پورے پورے جوش کے ساتھ حرکت میں آ جائیں گے اور زمین اپنے تمام بوجھوں کو باہر نکال دے گی یعنی انسانوں کے دل اپنی تمام استعدادات مخفیہ کو بمنصہ ظہور لائیں گے اور جو کچھ ان کے اندر علوم و فنون کا ذخیرہ ہے یا جو کچھ عمدہ عمدہ دلی و دماغی طاقتیں اور لیاقتیں ان میں مخفی ہیں سب کی سب ظاہر ہو جائیں گی اور انسانی قوتوں کا آخری نچوڑ نکل آئے گا اور جو جو ملکات انسان کے اندر ہیں یا جو جذبات اس کی فطرت میں مودع ہیں وہ تمام مکمن قوۃ سے حیز فعل میں آ جائیں گے اور انسانی حواس کی ہر ایک نوع کی تیزیاں اور بشری عقل کی ہر قسم کی باریک بینیاں نمودار ہو جائیں گی اور تمام دفائن و خزائن علوم مخفیہ و فنون مستورہ کے جو چھپے ہوئے چلے آتے تھے ان سب پر انسان فتحیاب ہو جائے گا اور اپنی فکری اور عقلی تدبیروں کو ہر ایک باب میں انتہاء تک پہنچا دے گا اور انسان کی تمام قوتیں جو نشاء انسانی میں مخمّر ہیں صدہا طرح کی تحریکوں کی وجہ سے حرکت میں آ جائیں گی اور فرشتے جو اس لیلۃ القدر میں مرد مصلح کے ساتھ آسمان سے اترے ہوں گے ہر ایک شخص پر اس کی استعداد کے موافق خارق عادت اثر ڈالیں گے یعنی نیک لوگ اپنے نیک خیال میں ترقی کریں گے اور جن کی نگاہیں دنیا تک محدود ہیں وہ ان فرشتوں کی تحریک سے دنیوی عقلوں اور معاشرت کی تدبیروں میں وہ ید بیضا دکھلائیں گے کہ ایک مرد عارف متحیر ہو کر اپنے دل میں کہے گا کہ یہ عقلی اور فکری طاقتیں ان لوگوں کو کہاں سے ملیں؟ تب اس روز ہر ایک استعداد انسانی بزبان حال باتیں کرے گی کہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتیں میری طرف سے نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک وحی ہے جو ہر ایک استعداد پر بحسب اس کی حالت کے اتر رہی ہے یعنی صاف نظر آئے گا کہ جو کچھ انسانوں کے دل و دماغ کام کر رہے ہیں یہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ ایک غیبی تحریک ہے کہ ان سے یہ کام کرا رہی ہے۔ سو اس دن ہر ایک قسم کی قوتیں جوش میں دکھائی دیں گی دنیا پرستوں کی قوتیں فرشتوں کی تحریک سے جوش میں آ کر اگرچہ بباعث نقصان استعداد کے سچائی کی طرف رخ نہیں کریں گی لیکن ایک قسم کا ابال ان میں پیدا ہو کر اور انجماد اور افسردگی دور ہو کر اپنی معاشرت کے طریقوں میں عجیب قسم کی تدبیریں اور صنعتیں اور کلیں ایجاد کر لیں گے اور نیکوں کی قوتوں میں خارق عادت طور پر الہامات اور مکاشفات کا چشمہ صاف صاف طور پر بہتا نظر آئے گا اور یہ بات شاذ و نادر رہو گی کہ مومن کی خواب جھوٹی نکلے۔ تب انسانی قویٰ کے ظہور و بروز کا دائرہ پورا ہو جائے گا اور جو کچھ انسان کے نوع میں پوشیدہ طور پر ودیعت رکھا گیا تھا وہ سب خارج میں جلوہ گر ہو جائے گا تب خدائے تعالیٰ کے فرشتے ان تمام راستبازوں کو جو زمین کی چاروں طرفوں میں پوشیدہ طور پر زندگی بسر کرتے تھے ایک گروہ کی طرح اکٹھا کر دیں گے اور دنیا پرستوں کا بھی کھلا کھلا ایک گروہ نظر آئے گا تا ہر ایک گروہ اپنی کوششوں کے ثمرات کو دیکھ لیوے تب آخر ہو جائے گی۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 161 تا 165)

انصاری عورتیں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انصاری عورتیں بہت اچھی ہیں انہیں شرم اس بات سے نہیں روکتی کہ وہ دین سیکھیں اور سمجھیں۔

مجاہد کہتے ہیں کہ شرم کرنے والا اور متکبر علم نہیں سیکھتا۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب الحیاء فی العلم)

یوم تحریک جدید

(10 اپریل 2009ء)

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 10 اپریل 2009ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء و صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔
2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔
4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔
5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں۔
6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔
7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔
8۔ مقاصد تحریک جدید کیلئے خاص دعا کریں۔
9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے احباب جماعت کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب جماعت کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے 10 اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

مشعل راہ

درود شریف بکثرت پڑھا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 5 ستمبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جوان میں سے مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا“

(ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

پھر ایک روایت آتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا: میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک کو ملے گا اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہوجائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم یصلی علی النبیؐ)

تو اس سے مزید یہ واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی رحمتیں اور اس کی بخشش اگر چاہتے ہو تو وہ اب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی ملے گی اور یہ بھی آپؐ کا بہت سے احسانوں میں سے ایک احسان ہے کہ اس کا طریق بھی سکھا دیا، اذان کے بعد کی دعا بھی سکھا دی کہ اس طرح میرا وسیلہ تلاش کرو۔ تو یہ دعا بھی ہر ایک کو یاد کرنی چاہئے۔

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوٰۃ علی النبیؐ اسماعیل بن اسحاق)

پس کس شخص کی خواہش نہیں ہوتی کہ وہ نیکی اور پاکیزگی میں ترقی کرے۔ تو ہمارے محسن، ہمارے آقا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ راستہ دکھا دیا کہ مجھ پر درود بھیجو، تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی کا باعث بنے گا۔ لیکن کیا صرف خالی درود پڑھنے سے ہی تمام مراحل طے ہوجائیں گے۔ کئی تسبیح پھیرنے والے آپ کو ملیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم ذکر الٰہی کر رہے ہیں اور اتنی تیزی سے تسبیح چل رہی ہوتی ہے کہ اس میں درود پڑھا ہی نہیں جاسکتا۔ بلکہ کوئی ذکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ان کی حالت دیکھ کر دل بے چین ہوجاتا ہے کہ یہ کس طرح درود پڑھ رہے ہیں۔ تو یہ کس قسم کے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کا نام لے رہے ہیں۔ اور آدمی کو بعض دفعہ خیال بھی آتا ہے کہ یہ ان کے ظاہری اعمال ہیں اور یہ ان کی حالت ہے جو نظر آرہی ہے۔ تسبیح پھیر رہے ہیں۔ تو یہ تضاد کیوں ہے۔ تو اس مسئلے کو اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اس طرح حل فرمایا ہے اور ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق ملی۔

آپ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ازدیاد اور تجدید کے لئے ہر نماز میں درود شریف کا پڑھنا ضروری ہوگیا تا کہ اس دعا کی قبولیت کے لئے استقامت کا ایک ذریعہ ہاتھ آئے۔ درود شریف جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اور احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے“ آپ کی کامیابیاں کیا ہیں۔ یہی کہ ....کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو۔ ”اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔ (سلسلہ کلمات طیبات حضرت امام الزمان نمبر 1 حضرت اقدس کی ایک تقریر صفحہ 22 رسالہ ریویو اردو جلد 3 نمبر 1 صفحہ 14-15)

(روزنامہ الفضل 6 جنوری 2004ء)

”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“

(انتخاب از منظوم کلام حضرت مسیح موعود)

وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے وہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قسموں کی مار
کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوق عادت ہے کہ سمجھا جائے گا روز شمار
وہ تباہی آئے گی شہروں پہ اور دیہات پر
جس کی دنیا میں نہیں ہے مثل کوئی زینہار
ایک دم میں غم کدے ہو جائیں گے عشرت کدے
شادیاں کرتے تھے جو پیٹیں گے ہو کر سوگوار
وہ جو تھے اونچے محل اور وہ جو تھے قصر بریں
پست ہوجائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہوجائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہوں گی نہیں اُن کا شمار
پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں
اُن کو جو جھکتے ہیں اس درگہ پہ ہو کر خاکسار
یہ خوشی کی بات ہے سب کام اُس کے ہاتھ ہے
وہ جو ہے دھیما غضب میں اور ہے آمرزگار
کب یہ ہوگا ؟ یہ خدا کو علم ہے پر اس قدر
دی خبر مجھ کو کہ وہ دن ہوں گے ایّام بہار
”پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی“
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار
یاد کر فرقاں سے لفظِ زُلْزِلَتْ زِلْزَالَهَا
ایک دن ہوگا وہی جو غیب سے پایا قرار
سخت ماتم کے وہ دن ہوں گے مصیبت کی گھڑی
لیک وہ دن ہوں گے نیکوں کے لئے شیریں ثمار
آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
انبیاء سے بغض بھی اے غافلو اچھا نہیں
دُور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار

(درثمین)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

قرآن کریم فلاح اور نجات کا سرچشمہ

قرآن کریم خدائے عزوجل کا بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ایسا عظیم پیغام ہے کہ اگر انسان اسے پڑھے، سمجھے اور اس کی تعلیم پر عمل کرے تو نہ کسی تکلیف میں پڑے اور نہ کسی دکھ میں مبتلا ہو۔ اس تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں نہ کوئی کسی پر ظلم کرے، نہ کسی کا حق مارے، تکبر میں مبتلا ہو نہ ظلم وتعدی کا شکار، بلکہ ہر ایک کے اندر انکسار، ایثار اور پیار کی روح آجائے جو معاشرے کو جنت نظیر بنا دے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس پیغام کا نام قرآن رکھ کر ہی انسان کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ اسے بار بار پڑھنا، اس پر غور کرنا، اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنا اور اسے آسانی سے یاد رکھنے کے لئے ہی آہستہ آہستہ نازل کیا مختلف ٹکڑوں میں نازل کیا۔ احکامات بتدریج نازل فرمائے تا ان پر عمل آسان ہو اور وہ راسخ اور پختہ ہو جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں، باقی سب اس کے ظل تھے۔ سوتم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ .... الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔‘‘

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص26، 27)

پھر فرمایا:۔

’’تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘......... نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص13)

فرمایا۔

’’تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔‘‘ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص 27)

پس ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ قرآن کریم کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک زندہ، بے مثل اور کامل معجزہ عطا فرمایا ہے۔ جس کا اعجاز، جس کے حقائق، جس کے معارف سب سے بڑھ کر ہیں۔ یہ تو ایک دینی سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔ یہ ایسا آب حیات ہے جو مردہ رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے یہ ان حقیقی علوم کا جامع ہے جن پر عمل کرنے والا فرش سے اٹھ کر عرش تک جا پہنچا ہے، یہ معرفت کے ایسے جام پلاتا ہے کہ جسے پینے والا خدا نما وجود بن جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

’’جو شخص قرآن مجید کی ہدایت پر کاربند ہو گا وہ معرفت کے اعلیٰ مقام تک پہنچے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر5 ص122)

امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں آئی تھی جبکہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے۔ بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہو گئی تھیں، بداعمالیاں اور بدعقیدگیوں کا ایک سیلاب تھا جو ہر طرف چھا رہا تھا۔ ایسے وقت میں آ کر قرآن نے وہ انقلاب برپا کیا کہ وہ زمین کے ذرے آفتاب بن گئے اور جنہیں کوئی پوچھتا نہ تھا دنیا کے استاد بن گئے۔

قرآن مجید زبانی یاد کرنا

چونکہ قرآن شریف حقیقی برکات کا سرچشمہ اور نجات کا سچا ذریعہ ہے اس لئے ہر انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ اسے قرآن مجید کا کچھ نہ کچھ ضرور زبانی یاد ہو۔ تا کہ اگر کبھی ایسا موقعہ آئے کہ اس کے پاس قرآن مجید موجود نہ ہو تو بھی وہ قرآن مجید کی تلاوت کر سکے اور چونکہ ایک نمازی کو ہر نماز کی ہر رکعت میں کچھ نہ کچھ قرآن مجید ضرور تلاوت کرنا ہوتا ہے اس لئے اگر اسے قرآن مجید زبانی یاد ہو گا تو پھر ہی وہ اس کی تلاوت کر سکے گا اور قرآن مجید کو زبانی یاد رکھنے کا یہ بہترین طریقہ ہے کہ انسان اسے مختلف نمازوں میں دہراتا رہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ’’قرآن (یاد کرنے) والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹوں کی سی ہے اگر ان کی نگرانی کرے تو ان میں روک رکھے گا اور اگر ان کو چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے‘‘۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ’’قرآن یاد کرنے والا اگر دن رات (نماز میں) کھڑا ہو کر قرآن پڑھتا ہے تو اسے یاد رکھے گا اور اگر ایسا (نماز میں) کھڑے ہو کر نہیں پڑھتا تو اسے بھول جائے گا‘‘۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا)

قرآن مجید کو یاد کرنے اور یاد رکھنے کا اجر کیا ہے۔ اسے سمجھنے جاننے کے لئے ذیل کی روایت ملاحظہ کیجئے۔

قرآن کریم یاد کرنے والوں کا اجر

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم صفہ میں تھے رسول اللہ ﷺ باہر سے تشریف لائے اور فرمایا کہ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ وہ ہر صبح بطحان یا عتیق کی طرف جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے دو بڑی بڑی کوہانوں والی اونٹنیاں لے آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! ہم ایسا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ پھر تم میں سے ہر ایک کیوں صبح مسجد نہیں جاتا تا کہ اللہ عزوجل کی کتاب میں سے دو آیتیں سیکھے یا پڑھے جو اس کے لئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین (آیات) جو تین (اونٹنیوں) سے بہتر ہے اور چار (آیات) چار (اونٹنیوں) سے بہتر ہیں۔ اسی طرح اپنی تعداد کے مطابق (اونٹوں) سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

اور جو لوگ قرآن مجید حفظ کرتے ہیں۔ زبانی یاد کرتے ہیں وہ انہیں دنیا میں ہی بلندیاں عطا نہیں کرتا بلکہ آخرت میں بھی انہیں بلندیوں کی راہ پر گامزن کرے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ’’قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن اپنے رب سے عرض کرے گا یا اللہ اسے حلّہ پہنا دے۔ تو اسے عزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن کہے گا۔ یا اللہ اسے کہ لباس فاخرہ عطا فرما۔ اس پر اس مزید لباس فاخرہ پہنایا جائے گا پھر قرآن کہے گا۔ اے میرے رب اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور پھر صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور درجات میں بڑھتا جا اور اس کی ہر آیت کے بدلہ ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ (ترمذی ابواب فضائل القرآن)

قرآن مجید یاد کرنے والوں کی مثال

رسول اللہ ﷺ نے قرآن مجید یاد کرنے والوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا۔ حضرت موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

’’قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی ہے۔ اس کی خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے اور وہ منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول جیسی ہے اس کی خوشبو تو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور وہ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل جیسی ہے جس کی خوشبو نہیں ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہے۔‘‘

(مسلم صلاۃ المسافرین وقصرھا)

اور ایسا شخص جسے قرآن مجید کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں اس کا حال تو ویران گھر کی طرح ہے۔ جس کی کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں، کوئی صفائی ستھرائی کرنے والا نہیں۔ حدیث میں ہے۔ جس کے سینہ میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ایک ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی۔ باب ماجاء فی تعلیم القرآن، کتاب علم عن رسول اللہ ﷺ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’قرآن سیکھو اور اس کے علوم حاصل کرو پھر اپنے بچوں کو بھی قرآن پڑھاؤ تا یہ نعمت ہماری ایک نسل سے دوسری نسل کی طرف منتقل ہوتی چلی جائے اور وہ بلندیاں جو ہماری ایک نسل حاصل کرے ہماری آئندہ نسلیں ان سے بھی بلند تر ہوتی چلی جائیں اور قرآن کریم کے علوم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوتے چلے جائیں۔ قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا کی کسی اور چیز سے نہ ہو۔‘‘

(خطبات ناصر جلد1 ص124)

حضرت مسیح موعود قرآن کے عشاق ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کی حالت زار کا نقشہ کھینچتے ہوئے انہیں نصیحت فرماتے ہیں۔

’’ان کے لئے یہی ضروری ہے کہ وہ اس چشمہ کو عظیم الشان نعمت سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اس کی قدر یہی ہے کہ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ خداتعالیٰ کس طرح ان کی مصیبتوں اور مشکلات کو دور کر دیتا ہے۔ کاش .... سمجھیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ ایک نیک راہ پیدا کر دی ہے اور وہ اس پر چل کر فائدہ اٹھائیں۔‘‘

(ملفوظات نمبر4 ص141۔140)

اور قرآن مجید کو زبانی یاد کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ بس لگن اور توجہ اور شوق کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے اس طرز پر اتارا ہے کہ آسانی سے یاد ہو جاتا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں۔

’’چونکہ قرآن کریم حفظ کیا جانا تھا اس لئے ضروری تھا کہ یا تو اشعار میں ہوتا یا اشعار سے ملتا جلتا ہوتا، قرآن کریم کو خداتعالیٰ نے ایسے انداز میں رکھا کہ جس قدر جلدی یہ حفظ ہو سکتا ہے اور کوئی کتاب نہیں ہو سکتی۔ اس کی وجہ توازن الفاظ ہی ہے اور پڑھتے وقت ایک قسم کی ربودگی انسان پر طاری ہو جاتی ہے۔‘‘

(انوار العلوم جلد نمبر11 ص132)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔

صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور منزلیں طے کرتا جا اور اس طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں تلاوت کیا کرتا تھا اور تمہاری (آخری) منزل وہی ہوگی جہاں تمہاری آخری آیت ہوگی۔ (ترمذی ابواب فضائل القرآن)

اس لئے قرآن کریم کو زیادہ سے زیادہ زبانی یاد کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہر احمدی کو سورۃ بقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی اور پھر آپ نے دوستوں کو ایک ایک پارہ حفظ کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نمازوں میں جو حصہ قرآن تلاوت کرتے اس کی وجہ بیان کرتے

ہوئے فرماتے ہیں۔

’’بچوں کو خصوصیت سے اور بڑوں کو بھی وہ آیتیں یاد کر لینی چاہئیں جن کی نمازوں میں میں تلاوت کرتا ہوں اور اکثر میں فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بدل بدل کر تلاوت کرتا ہوں یہ آیتیں جو میں نے چنی ہیں کسی مقصد کے لئے چنی ہیں۔ اگر ان کا ترجمہ آتا ہو تو اس کا دل پر اثر پڑے گا۔ اگر مطلب نہ آتا ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔‘‘ (الفضل انٹرنیشنل 7 جون 1996ء)

حضور کی منتخب کردہ وہ آیات کتابی شکل میں ’’آیات الکتاب‘‘ کے نام سے شائع ہو چکی ہیں اور خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں بھی شعبہ تعلیم کے تحت درج کر دی گئی ہیں۔

مشکل سے قرآن کریم پڑھنے والوں کا اجر

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس پر غور و فکر کرنے کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی۔ یا انہیں قرآن کریم پڑھنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ انہیں قرآن کریم کی طرف اپنی طبیعت کو لانا گراں گزرتا ہے تو ایسے لوگ یاد رکھیں اگر وہ اپنی طبیعت پر جبر کر کے قرآن کریم کی تلاوت کریں گے تو انہیں دہرا اجر ملے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ’’جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کا ماہر ہے تو وہ سفرۃٍ کرامٍ بررۃ کے ساتھ ہوگا اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرنا اس کے لئے مشکل اور گراں ہے تو ایسے شخص کے لئے دوگنا اجر ہے۔

(ترمذی باب ماجاء فی فضل قاری القرآن ابواب فضائل القرآن)

قرآن پڑھنے والے پر رشک

دنیا میں انسان مختلف وجوہات کی بناء پر دوسرے پر رشک کرتا ہے۔ کبھی حسن پر، کبھی دوست پر، کبھی عہدہ پر، کبھی امارت پر، کبھی علم پر، کبھی انداز گفتگو پر، مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ صرف دو باتوں میں رشک جائز ہے۔ ایک اس آدمی پر جسے اللہ نے قرآن دیا اور وہ رات کی گھڑیوں میں اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اور وہ آدمی جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے رات اور دن کے اوقات میں خرچ کرتا ہے۔

(مسلم)

قرآن کریم کا تو ایک ایک حرف جو انسان تلاوت کرتا ہے اس کی نیکیوں کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

’’جس نے قرآن مجید میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلہ میں ایک نیکی دی جائے گی اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ’’الم‘‘ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے لام بھی ایک حرف ہے اور میم بھی ایک حرف ہے۔‘‘

اس لئے اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اور زمینی سے آسمانی بننا ہے جو قرآن کریم سیکھنے، پڑھنے اور پڑھانے کے بغیر چارہ نہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے ’’تم میں سے بہترین شخص وہ ہے اور ایک روایت میں ہے تم میں سے افضل ترین وہ شخص ہے جو خود قرآن کریم سیکھے اور پھر دوسرے لوگوں کو بھی سکھائے‘‘۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’اگر تم چاہتے ہو کہ تقویٰ کے اعلیٰ مقام حاصل کرو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ قرب کی رفعتیں تمہیں نصیب ہوں۔ اگر یہ چاہتے ہو کہ تواضع کا وہ مقام تمہیں حاصل ہو جائے جس کے بعد اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان سے بھی اوپر انسان کو لے جاتا ہے تب بھی تم قرآن کریم کی طرف رجوع کرو۔ وہ تمہیں ایک ایسی روشنی عطا کرے گا جو ان راہوں کو جو ان نتائج کی پیدا کرنے والی ہیں روشن اور منور کر دے گی اور ان راہوں کا علم اور ان پر چلنا تمہارے لئے آسان ہو جائے گا۔‘‘

(خطبات ناصر نمبر 1 ص 335)

خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنا

انسان کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو انتہائی ادب اور خوبصورتی، ترتیل اور خوش الحانی سے تلاوت کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو (اتنی توجہ سے) نہیں سنتا جتنا نبی کو جب وہ خوش الحانی سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہو اور خود رسول اللہ ﷺ بھی خوش الحان صحابہؓ سے قرآن کریم سنا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رات کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو تلاوت کلام کرتے سنا تو فرمایا۔ گزشتہ رات میں تمہاری قراءت سن رہا تھا! تمہیں تو آل داؤد کے مزماروں میں سے ایک مزمار دیا گیا ہے۔

(مسلم صلاۃ المسافرین وقصرھا)

مسلم کتاب المسافرین وقصرھا میں ایک حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کو بعض دفعہ فرمایا کرتا تھا کہ اپنے صحابہؓ کو قرآن سنائیں۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابیؓ بن کعب سے فرمایا کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن سناؤں۔ انہوں نے عرض کیا۔ کیا اللہ نے آپؐ سے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ نے مجھ سے تمہارا نام لیا ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں اس پر حضرت ابیؓ (بن کعب) رونے لگے۔ کہ خدا میرا نام لیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی تلاوت کا طریق

رسول اللہ ﷺ نہایت خوبصورت انداز میں، کبھی اونچی آواز میں کبھی دھیمی آواز میں، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے ہیں۔ ہر ہر حرف علیحدہ ہوتا۔ انتہائی واضح اور دلکش طریق سے تلاوت ہوتی۔

چنانچہ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

’’آپؐ کی قراءت واضح ہوتی۔ آپؐ ایک ایک حرف الگ الگ کر کے ادا کرتے۔‘‘

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:۔

آپؐ کبھی خاموشی سے اور کبھی اونچی آواز سے قراءت کرتے۔‘‘

حضرت ام ھانیؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا۔

’’میں رات کے وقت نبی کریم ﷺ کی تلاوت کی آواز سنا کرتی تھی جبکہ میں (اپنے گھر میں) اپنی چارپائی پر ہوتی تھی۔‘‘

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی قراءت بسا اوقات جب آپؐ گھر میں ہوتے تو جو کمرے میں ہوتا وہ آپ کی آواز سن لیتا۔

(شمائل النبی ﷺ ص 129، 130)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے رسول ﷺ کی محبت، اقتداء اور پیروی میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امام احمد بن حنبل فقہ حنبلی کے بانی۔ محدث

حضرت امام احمد بن محمد بن حنبل دسمبر 780ء (ربیع الثانی 164ھ) میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ والد بزرگوار کا نام محمد بن حنبل تھا۔ نسلی اعتبار سے عرب تھے اور قبیلہ شیبان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے دادا کا نام حنبل بن ہلال تھا۔ یہ بصرہ سے مرو شہر آئے اور پھر والد محترم بغداد میں سکونت پذیر ہوئے۔ آپ کی شہرت دو ناموں امام بغداد اور ابن حنبل سے ہے۔

آپ نے لغت، فقہ اور حدیث کی ابتدائی تعلیم بغداد کے مشہور علماء سے حاصل کی۔ پھر حدیث کی جستجو میں شام، عراق، حجاز اور یمن کا سفر کیا۔ فقہ اور اصول کا علم امام شافعیؒ سے حاصل کیا۔ ان کا زیادہ قیام بصرہ میں رہا۔ زندگی میں 5 مرتبہ حج بیت اللہ کیا۔ نیز رسول اللہؐ کے روضہ مبارک پر بھی حاضری دی اور وہاں کے مجاور رہے۔ آپ کے اساتذہ میں قاضی ابو یوسف (بغداد)، سفیان بن عینیہ (حجاز) عبدالرحمان بن مہدی (بصرہ) اور واقع بن جراح (کوفہ) قابل ذکر ہیں۔

خلیفہ مامون الرشید نے فرقہ معتزلہ کی حمایت کا اعلان کیا تو حضرت نے راسخ العقیدہ ہونے کی بناء پر خلیفہ کی مخالفت شروع کر دی۔ فرقہ معتزلہ کو چونکہ خلیفہ کی سرپرستی حاصل تھی اس لئے انہیں قید میں ڈال دیا گیا۔ اس دوران پر بے پناہ سختیاں بھی کی گئیں لیکن ان کے پختہ ارادوں کے سامنے خلیفہ کی ایک نہ چلی۔ جب خلیفہ متوکل خلیفہ بنا تو انہیں قید سے رہائی ملی۔ تب انہوں نے سلسلہ درس و تدریس دوبارہ شروع کر دیا۔ خلیفہ متوکل نے انہیں سامرہ بلایا جہاں ان کی بڑی آؤ بھگت ہوئی۔ وہیں شہزادہ المعتز سے بھی ملاقات ہوئی۔ کچھ عرصہ سامرہ میں قیام کرنے کے بعد بغداد واپس آگئے۔

خلیفہ کے دربار خلافت میں باریابی حاصل ہوئی اور سرکاری پنشن مقرر ہوئی۔ ان کی شہرت بحیثیت عالم دین اور متقی کے بہت زیادہ تھی اور اکثر لوگ ان کے معتقد تھے۔ ابن تیمیہ آپ کے شاگرد تھے۔ آپ کے دیگر شاگردوں میں اسحاق بن منصور، ابوبکر الاثرم، حنبل بن اسحاق، الملک المیمونی، ابوبکر المروزی، ابوداؤد سجستانی، حرب الکرمانی اور ابراہیم بن اسحاق حربی مشہور تھے۔

حضرت امام حنبلؒ کو 10 لاکھ احادیث زبانی یاد تھیں۔ مسند امام احمد کی 6 جلدیں ہیں جس میں 40 ہزار سے زیادہ احادیث جمع ہیں۔ ’’المسند‘‘ ان کی مشہور کتاب ہے۔ جس کی تدوین ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اس میں 30 ہزار احادیث ہیں۔ ’’کتاب الصلوٰۃ‘‘ اور ’’کتاب اطاعت الرسول‘‘ بھی آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ امام صاحب نے فقہ حنبلی کی داغ بیل ڈالی تھی۔ گو بمقابلہ اور اماموں کے امام حنبلؒ کے ماننے والے کم ہیں لیکن پھر بھی مصر اور ایران میں ان کے پیروکاروں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ آپ کے بیٹے کا نام عبداللہ تھا جو اصفہان میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ امام صاحب کو اپنے بیٹے کی یہ نوکری پسند نہ تھی کیونکہ وہ سرکاری اہلکاروں کو ناپسند فرماتے تھے۔

حق گوئی کی وجہ سے خلیفہ واثق نے آپ کو سربازار کوڑے لگوائے۔ قید کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن شاہی جلال کے سامنے کبھی نہ جھکے۔ آپ نے جولائی 855ء (12 ربیع الاول 241ھ) کو 75 برس کی عمر میں بغداد میں وفات پائی اور شہیدوں کے قبرستان میں دفن ہوئے۔ آپ کی تعلیمات کے مطابق انسان کو خدا کے بارے میں سوچنا نہیں چاہئے اور اسے خداوند واحد تسلیم کر لینا چاہئے جس کا تصور قرآن مجید سے ملتا ہے۔ یہ راز اسی کی ذات پر چھوڑ دینا چاہئے کہ وہ کیا ہے اور کیسے ہے۔

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی پاکستان کی سائنسی ترقی کیلئے خدمات

مقتدر و وقیع شخصیات اور ممتاز اہل علم و دانش کا شاندار خراج تحسین

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ڈاکٹر عبدالسلام وہ احمدی سپوت اور فرزند پاکستان ہیں جنہوں نے اپنے خلوص اور محنت سے دینی و دنیاوی ترقیات حاصل کیں اور خوب نیک نام کمایا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ ذہانت اور بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا اور آپ نے اپنی استعدادوں کو انسانیت کی خدمت و بہبود اور سائنس کی تعلیم و ترقی کیلئے گویا وقف کر رکھا تھا۔

غیر معمولی ذہانت

جہاں تک ڈاکٹر عبدالسلام کی غیر معمولی ذہانت اور قابلیت کا تعلق ہے تو اس بات کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوگا کہ وطن عزیز کے ایک سینئر اور قابل ماہر طبیعات ڈاکٹر عبدالغنی (سابق ڈائریکٹر پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی Pinstech) اپنی کتاب ”ڈاکٹر عبدالسلام“ میں تحریر کرتے ہیں۔

1957ء میں سلام تین سال گزرنے کے بعد 31 سال کی عمر میں کیمبرج کی لیکچر شپ سے امپیریل کالج لندن کے فل پروفیسر بن گئے۔ اس طرح وہ پہلے ...... تھے جنہوں نے صنعتی انقلاب کے بعد سے ایک اینگلو سیکسن سوسائٹی میں یہ عہدہ حاصل کیا تھا اور ان کے یہ اعزاز حاصل کرنے کے بعد ہی ان کے ملک کو یہ احساس ہونا شروع ہوا کہ...... میں اس کا ایک مایہ ناز سپوت موجود ہے جو آگے چل کر اس کے لئے ایک قابل فخر اثاثہ بنے گا۔

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 64-65)

ڈاکٹر عبدالغنی مزید لکھتے ہیں۔

امپیریل کالج میں سلام نے نظریات کی لگاتار برسات سے اس ادارے میں ایک نئی روح پھونکنی شروع کردی۔ ان کی بے پناہ کارکردگیوں اور متاثر کن شخصیت کی بدولت امپیریل کالج برطانیہ اور یورپ میں ہائی انرجی تھیوریٹیکل فزکس کے لئے کام کرنے کا ایک خاص اور اہم مرکز بن گیا اور امریکہ سمیت دنیا کے تمام حصوں سے متعدد ذہین و ماہرین طبیعات اس جگہ کی طرف کھنچے چلے آنے لگے۔“

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 78)

خاموش محب وطن عظیم سائنسدان

(از قلم نمائندہ خصوصی روزنامہ نوائے وقت مقیم لندن)

صدر پاکستان (ایوب خان) کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر پروفیسر سلام کو ان کے ملک کی طرف سے جو انتہائی شایان شان خطاب ستارہ پاکستان اور دوسرے اعزازات دیئے گئے وہ تو گھر کی بات ہے، حال ہی میں انسٹیٹیوٹ آف فزکس اینڈ دی فزیکل سوسائٹی کی کونسل آف دی انسٹیٹیوٹ نے ”میکسویل میڈل اینڈ پرائز“ دے کر ان کی خداداد ذہانت کے حضور ایک اور ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے۔ یہ پہلا انعام ہے (یعنی متذکرہ کونسل کی طرف سے جاری کیا جانے والا سب سے پہلا انعام۔ ناقل) جس کے لئے سلام صاحب کو منتخب کیا گیا۔ پروفیسر سلام کی مناسبت سے دنیائے سائنس میں پاکستان کا نام ہمیشہ تابندہ رہے گا...... جیمز کلارک میکسویل نے پروفیسر سلام کی طرح کم عمری میں فزکس کے سب سے بڑے مسئلہ کا کھوج لگانے کے لئے نمایاں ترین کارنامہ انجام دیا تا کہ مادہ کی ساخت کے آخری ذرات کیا ہیں؟ اس میدان میں پروفیسر سلام نے بھی نمایاں تحقیقات کی ہیں اور وہ انعام جو نوبیل پرائز کی ٹکر کا ہے حاصل کر لیا ہے...... صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنے ایک ذاتی خط میں پروفیسر سلام کو لکھا ”مجھے یہ سن کر بے انتہا مسرت ہوئی ہے کہ کونسل آف دی انسٹیٹیوٹ آف فزکس اینڈ فزیکل سوسائٹی لندن نے تھیوری آف ایلی منٹری پارٹیکلز (Elementary Particles) میں نمایاں خدمات انجام دینے کے سلسلہ میں آپ کو پہلا میکسویل میڈل اینڈ پرائز دیا ہے۔ آپ ہم سب کیلئے سرمایہ فخر و مباہات ہیں۔

آگے چل کر نوائے وقت کے نمائندہ خصوصی مقیم لندن تحریر کرتے ہیں:۔

”میں جس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں اور میرے خیال میں جو سب نوجوانوں کیلئے قابل تقلید بات ہے وہ یہ ہے کہ پروفیسر سلام کی زندگی بے انتہا سادہ اور پاکیزہ ہے اور وہ ایک دیندار آدمی ہیں۔ اتنی طویل مدت سے یورپ میں رہتے ہوئے انہوں نے لہو ولعب کی طرف کبھی نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ باقاعدہ پانچ وقت کی نماز اور بعض اوقات تہجد اس نوجوان کے روزمرہ مشاغل کا حصہ ہیں۔ ادھر ادھر وقت ضائع کرنا ان کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ہے کہنے لگے کامیابی کا راز اس میں مضمر ہے کہ جو شخص جس کام میں دلچسپی رکھتا ہے اسے انتہائے کمال پر پہنچا دے......“

(نوائے وقت لاہور 14 جون 1962ء)

متذکرہ بالا میکسویل میڈل کے متعلق ڈاکٹر عبدالغنی تحریر کرتے ہیں۔

” 1958ء میں انہیں ایڈمز ایوارڈ سے اور 1962ء میں میکسویل میڈل سے نوازا گیا جو برطانیہ کی سب سے بڑی سائنسی سوسائٹی یعنی فزیکل سوسائٹی کا انعام تھا۔“ (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 81)

بھرپور خدمات کا آغاز

صدر ایوب خان کے اندر بحیثیت سربراہ مملکت یہ خوبی ضرور موجود تھی کہ وہ ہر میدان میں جو ہر قابل کی تلاش میں رہتے تھے تا کہ ملک کو ہر میدان میں آگے بڑھایا جا سکے۔ انہوں نے 1959ء میں ڈاکٹر عبدالسلام کو مشیر ایجوکیشن کمیشن اور ممبر پاکستان سائنٹیفک کمیشن بنایا جبکہ 1961ء میں صدر پاکستان نے ڈاکٹر عبدالسلام کی زبردست قابلیت اور اہلیت کے پیش نظر ان کو اپنا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام 1961ء سے لے کر 1974ء تک پورے تیرہ سال بغیر کسی معاوضہ کے اعزازی طور پر سائنسی مشیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دیتے رہے۔ اس طرح ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان میں سائنس کو فروغ دینے اور کئی ایک کامیاب اور عظیم الشان منصوبے مکمل کرنے کا موقع مل گیا۔ ڈاکٹر عبدالغنی نے اپنی کتاب ”ڈاکٹر عبدالسلام“ میں کئی ایسے کامیاب منصوبوں اور اعلیٰ اقدامات کا ذکر کیا ہے جن کو متذکرہ کتاب کے حوالے سے مختصراً درج کیا جاتا ہے۔

اعلیٰ تعلیمی درجہ کیلئے سائنسدانوں کی تعلیم و تربیت

انہوں نے (یعنی ڈاکٹر عبدالسلام نے۔ ناقل) پاکستان میں جس کام کو اولیت دی وہ سائنسدانوں کی تربیت تھی وہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں اوایس ڈی ایس جی خالق کی مدد سے اس وقت کے وزارت تعلیم کے فیڈرل سیکرٹری ایس ایم شریف کو اس امر پر رضامند کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ طبیعات میں پوسٹ گریجوایٹ سٹڈیز کے لئے چھ سالہ وظائف دینے کے لئے فنڈز قائم کئے جائیں۔ اس سکیم پر تین سال تک عملدرآمد ہوتا رہا اور اس کی بدولت ریاض الدین، فیاض الدین، منیر رشید اور دوسرے ہونہار طالب علموں نے برطانیہ سے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اس زمانہ میں ان کے مجبور کرنے پر اٹیمی انرجی کمیشن میں مختلف نیوکلیائی میدانوں میں انجینئروں اور سائنسدانوں کی ترقی کیلئے ایک وسیع اور جامع پروگرام بھی بنایا گیا۔ سلام کیلئے ایک جامد مسلم معاشرہ میں سائنسی انقلاب کی تحریک چلانا آسان کام نہ تھا۔“

(ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 106)

نیوکلیئر پاور پروگرام

ملک کے نیوکلیئر پاور پروگرام کے لئے سلام نے حکومت کو مشورہ دیا کہ کراچی میں ایک سو چالیس میگاواٹ کا پاور ری ایکٹر نصب کیا جائے۔ جس میں ایندھن کے طور پر قدرتی یورانیم اور (Fission) نیوٹرون کی کم رفتار کے لئے بھاری پانی کا استعمال کیا جائے۔ (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 107-108)

سپارکو کی بنیاد

میزائل ریسرچ اور اس سے ملحقہ میدان میں ترقی کیلئے سلام نے خلا اور بالائی فضا کی تحقیقاتی کمیٹی ”سپارکو“ کی بنیاد رکھی اور کچھ عرصہ تک اس کے چیئرمین بھی رہے۔ (ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 108)

نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے عظیم ادارے کا قیام

سلام نے صدر پاکستان ایوب خان کو مجبور کیا کہ وہ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے قیام کی منظوری اور ہدایت دے دیں جو ایک تحقیقی سائنسی یادگار ہوگی جس کی بدولت پاکستان میں سائنسی تعلیمات کا احیاء ہوگا۔ سلام کی باتیں ایوب خان کے دل کو لگیں چنانچہ جلد ہی اسلام آباد میں نیلورے مقام پر پنس ٹیک (Pinstech) کا قیام عمل میں آ گیا۔

(کتاب عبدالسلام صفحہ 116)

تربیت یافتہ سائنسدان

اٹیمی سائنسدان اور برمنگھم یونیورسٹی (انگلینڈ) کے سابق پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی جنگ پبلیکیشنز کے ”اخبار جہاں“ کے ساتھ اپنے انٹرویو میں ایوب خان کے دور کے چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی اور صدر پاکستان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے (ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی) ہر شعبہ میں چار سو سے چھ سو سائنسدانوں کی تربیت کی۔ وہ تھے اور ڈاکٹر عبدالسلام تھے یہ دو لوگ تھے۔ 1960ء کے عشرہ میں سلام صاحب مشورہ دیتے تھے اور عثمانی صاحب اس پر عمل کراتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو جرمنی، امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں تربیت دلوائی۔ میں بھی ان دنوں اٹامک انرجی سنٹر لاہور کا ڈائریکٹر تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ جنہوں نے آج پاکستان کا ایٹم بم بنانے میں حصہ لیا ہے یہ اسی دور کے تربیت یافتہ تھے جیسے ثمر مبارک مند تھے۔“

(نوائے وقت، اخبار جہاں 24 تا 30 اپریل 2002ء صفحہ 18 کالم 3،4)

پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی نے کہا کہ ڈاکٹر عثمانی ڈاکٹر عبدالسلام (مذہبی اختلاف کو بالکل ایک طرف رکھ دیں) اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کوششوں سے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور اے کیو لیبارٹری بہت طاقتور اور یکتا تنظیم بن گئے ہم سب کو بحیثیت پاکستانی ان تینوں کے علاوہ باقی تمام سائنسدانوں اور ماہرین کا بھی ممنون ہونا چاہئے۔

(نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2002ء)

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین پرویز بٹ نے کہا ہے کہ ہم نے 1960ء کی دہائی میں ایٹمی توانائی کمیشن کے قیام کے وقت بہت سے خواب دیکھے تھے...... مالی مشکلات کے باوجود ہم نے 36 سال کے عرصہ میں بہت سے خواب پورے کئے ہیں اور اقتصادی مسائل کے باوجود ہماری یہ کامیابیاں باعث فخر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر تباہ کن تجربات (این ڈی ٹی) کے لئے کارروائی کا آغاز بھی اسی وقت ہو گیا تھا جب ہم نے نیوکلیئر ریڈی ایشن پر کام کیا...... 1965ء میں کراچی میں پہلا نیوکلیئر پلانٹ قائم کرنے کا فیصلہ ہوا کیونکہ قوم ہم سے صنعتی ترقی کا تقاضا بھی کرتی تھی۔''

(نوائے وقت مورخہ 25۔اکتوبر 2001ء صفحہ 1)

1962ء سے 1971ء تک
کی نمایاں سائنسی کامیابیاں

نوائے وقت کے باخبر مضمون نگار جناب خالد احمد اپنے کالم ''لمحہ لمحہ'' میں 1962ء سے لے کر 1971ء تک کے دس سال کے عرصہ میں سائنسی میدان میں وطن عزیز کی چند عظیم اور قابل رشک کامیابیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ آیئے ان پر ایک نظر ڈالیں اور اس دور کے سائنسی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر عبدالسلام کی ہدایات اور فعال نگرانی میں انجام پانے والی کچھ دور رس کامیابیوں سے آگہی حاصل کریں۔

پاکستان نے اپنا پہلا موسمیاتی راکٹ 7 جون 1962ء کو فائر کیا، دوسرا موسمیاتی راکٹ 10 جون 1962ء کو داغا گیا۔ 20/اپریل 1963ء کو اسلام آباد میں ایٹمی ری ایکٹر کی تنصیب کے لئے عمارت کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ 31 مئی 1965ء کے دن پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے قیام کا اعلان ہوا۔ 20 نومبر 1965ء کے روز پاکستان اور ڈنمارک کے درمیان ایٹمی توانائی کے پُرامن استعمال کا معاہدہ ہوا۔ 30۔اپریل 1966ء کے روز پاکستان کے پہلے ایٹمی ری ایکٹر کا افتتاح ہوا۔ 17/اکتوبر 1967ء کے دن پاکستانی سائنسدان پہلی بار ''ریڈیو آئسوٹوپس'' تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یکم اکتوبر 1971ء کے دن پاکستانی ایٹمی ری ایکٹر میں پہلی بار یورینیم کا جوہر منتشر کرنے کا تجربہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

(نوائے وقت مورخہ یکم اکتوبر 2006ء)

سائنسی علوم کا معمار

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت اور خدمات کے متعلق وطن عزیز کے ایک سینئر سائنسدان ڈاکٹر اشفاق احمد سابق چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن کا ایک مفصل اور معلومات افزاء مضمون عالمی سطح پر معروف سائنسی جریدہ The Nucleus (انگریزی) میں اوائل 1996ء میں شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کے چند اہم اقتباسات درج کئے جاتے ہیں۔ (مطبوعہ ترجمہ از عاصم جمالی صاحب)

(الف)'' آج جو سائنسی علوم پاکستان میں موجود ہیں ان کی تعمیر میں پروفیسر سلام کا بہت بڑا حصہ ہے۔ پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترویج میں آپ کا فعال کردار 1955ء سے ہے جبکہ آپ کو ایک پاکستانی وفد میں شامل کیا گیا جو اقوام متحدہ کی پہلی ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کی کانفرنس منعقدہ جنیوا میں شرکت کر رہا تھا۔ پروفیسر سلام اس وفد کے سب سے زیادہ مستعد رکن تھے۔''

(ب)'' PAEC (پاکستان اٹامک انرجی کمیشن) کے سائنسدانوں اور ماہرین ٹیکنالوجی کی ایک ٹیم نے دو مرحلوں پر مشتمل ایک موسمیاتی سیارے (رہبر 1) کو سون میانی راکٹ رینج سے چھوڑا جو کراچی کے مغرب میں پینتیس 35 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اسی سال 11 جون کو رہبر II کو فضا میں چھوڑا گیا۔ اس پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں پاکستان سپیس اینڈ اپر ایٹمسفیئر ریسرچ کمیشن (Sparco) نے کام کیا جس کے چیئرمین پروفیسر سلام تھے۔ سپارکو اب ایک وسیع اختیارات کا مکمل ادارہ ہے اور خلائی ٹیکنالوجی کے پرامن استعمال کے امور کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم عمل ہے۔''

(از مضمون ڈاکٹر اشفاق احمد مطبوعہ The Nucleus 1966)

بین الاقوامی خدمت کا
سائنسی شاہکار ICTP

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بیشمار سائنسی کامیابیوں اور خدمات کے ساتھ ساتھ ایک ایسا کارنامہ انجام دینے کی توفیق ملی جس کی وجہ سے ان کا نام اور کام انشاءاللہ العزیز رہتی دنیا تک زندہ و تابندہ رہے گا۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا یہ لاجواب کارنامہ وہ بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی سائنس انٹرنیشنل سینٹر فار تھیوریٹیکل سائنس (ICTP) ہے جو آپ نے حکومت اٹلی کے بھرپور تعاون سے 1964ء میں ٹریسٹے (اٹلی) کے مقام پر قائم کیا اس مرکز کو بجا طور پر بیسویں صدی کی سب سے بڑی سائنسی کامیابی قرار دیا گیا ہے اور دنیا بھر میں اعلیٰ ترین سطح کے سائنسدانوں اور اداروں نے اس کامیاب و عظیم خدمت پر ڈاکٹر عبدالسلام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ چند بیانات ملاحظہ فرمائیے۔

انسانیت کیلئے کامیاب منصوبہ

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

1964ء سے فزکس (طبیعات) کی ان تمام برانچوں میں جن میں مرکز نے کوئی پروگرام رکھا دنیا کے بڑے بڑے ماہرین طبیعات اپنے قیمتی وقت کی پرواہ کئے بغیر معمولی معاوضہ پر آنے لگے۔ اور یہ ایک ایسی بات تھی، جس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ 1980ء کے اختتام تک سنٹر پر آنے والے سائنسدانوں کی تعداد سولہ سو تک پہنچ چکی تھی اور اس سنٹر کے قیام کے وقت سے لے کر اس وقت تک تقریباً دس ہزار سائنسدان وہاں سے فیض یاب ہو چکے ہیں۔ سلام اس سنٹر کو انسانیت کی ترقی و خوشحالی کیلئے اپنا ایک نہایت کامیاب ترین منصوبہ قرار دیتے ہیں اور بہت سے وہ لوگ جو اس سنٹر کی کارکردگی سے واقف ہیں۔ اس سلسلے میں ان سے اتفاق کرتے ہیں۔

(کتاب ڈاکٹر عبدالسلام صفحہ 118)

پاکستان میں سائنسی
ترقی کی خواہش

ڈاکٹر زکریا بٹ کی نمائندہ ڈان سے گفتگو

گورنمنٹ کالج کے شعبہ ریاضیات کے صدر پروفیسر زکریا بٹ نے ''ڈان'' کے نمائندہ کو بتایا کہ ڈاکٹر سلام کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش تھی کہ وہ پاکستان او رتیسری دنیا کے دوسرے ممالک کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ میں مدد کریں تاکہ وہ اپنے معاشی اور دیگر مسائل حل کر سکیں۔ پروفیسر بٹ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ...... پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں پروفیسر سلام نے دراصل ساٹھ کی دہائی میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ مرکز پاکستان میں بنانا چاہتے ہیں لیکن وہ ایوب خان کے وزیر خزانہ کی مخالفت کی وجہ سے ایسا نہ کر پائے۔''

(ڈان۔انگریزی مورخہ 22 نومبر 1996ء)

صدی کی سب سے بڑی کامیابی

پاکستان کے ایک قابل سائنسدان ڈاکٹر انیس عالم اپنے مضمون ڈاکٹر عبدالسلام کی یاد میں لکھتے ہیں۔

''سلام نے سائنس کی دنیا میں جو کام کیا ہے اس کو بیشمار لوگوں نے تسلیم کیا ہے جب ان کی 70ویں سالگرہ منائی جا رہی تھی اس موقع پر یورپین فزیکل سوسائٹی کے صدر پروفیسر پروگ شوپر نے ڈاکٹر سلام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا:۔

فزکس کے لئے آپ کی عظیم خدمات کو وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جا چکا ہے اور انہیں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ یقیناً آپ کی سائنسی کامیابیوں کے علاوہ انٹرنیشنل سنٹر برائے تھیوریٹیکل فزکس ICTP کا قیام اس صدی کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔''

(مضمون مطبوعہ دی نیشن مورخہ 27 نومبر 1996ء)

پاکستانی شہریت کو قائم رکھا

سینئر سائنسدان این۔ایم۔بٹ کی تحریر

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (Pinstech) کے سابق چیف سائنٹسٹ این ایم بٹ اپنے مضمون ''نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام'' مطبوعہ دی نیوز مورخہ 11 جنوری 1998ء میں ٹریسٹے کے سائنسی مرکز ICTP کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔(ترجمہ)

پروفیسر عبدالسلام کو ایک لمبے زمانے یاد رکھا جائے گا لیکن اکثر اوقات پاکستان میں ان کی خدمات کو صحیح تناظر میں نہیں سمجھا جاتا۔ ان کو یہ الزام دیا جاتا ہے کہ وہ بیرون ملک مقیم رہے اور اس طرح انہوں نے اپنے وطن کی براہ راست خدمت نہیں کی۔ درحقیقت یہ سائنس کلچر کا فقدان تھا جس نے انہیں وطن سے دور رکھا۔ لیکن ان کی اپنے وطن سے محبت کی عکاسی اس امر سے ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنی پاکستانی شہریت کو قائم رکھا اور دوسرے ممالک کی طرف سے پیش کردہ شہریت کو قبول نہیں کیا...... بیرون ملک انہوں نے شہرہ آفاق ماہرین طبیعات سے ملاقاتیں کیں اور انہیں فی الفور متاثر کرنا شروع کیا وہ اپنے ہم وطنوں کی ہمیشہ مدد کرتے مثلاً دوسرے ممالک میں انہیں اعلیٰ درجہ کے کورسز میں داخلہ دلوا کر۔ سلام کے بین الاقوامی مقام اور شہرت کی وجہ سے دوسرے ملکوں کی حکومتیں ان کی باتوں پر سنجیدگی سے کان دھرتی تھیں...... بہرحال جیسا کہ وہ اکثر خود بیان کرتے تھے یہ فیصلہ بہت دردآمیز تھا۔ غالباً یہی درد تھا جو بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات (اٹلی) پر منتج ہوا...... چند ہی برسوں میں یہ مرکز سرگرمیوں کی آماجگاہ بن گیا۔ جہاں ترقی یافتہ ملکوں کے مشہور و معروف اور تیسری دنیا کے ابھرتے ہوئے سائنسدان کھنچے چلے آتے۔

باہمی تحقیق کی سکیم کے تحت یہ مرکز پانچ سال کے عرصہ میں تین تین ماہ کے تین دوروں کے لئے تیسری دنیا کے ممالک کے نوجوان سائنسدانوں کا انتخاب کرتا۔ مقصد یہ کہ ایسے سائنسدانوں کو تربیت مہیا کی جائے جو واپس جا کر اپنے تحقیقی کام کو جاری رکھیں گے تاکہ ان کے ملک ان کے تازہ حاصل کردہ علم سے مستفید ہو سکیں۔ میں نے 20 سال سے زائد عرصہ تک ان سکیموں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس منصوبے کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ پاکستان کے ماہرین طبیعات کی ایک بڑی تعداد نے خاص طور پر جن کا تعلق پنسٹیک (Pinstech) یعنی نیوکلیئر سائنس کا ادارہ قائداعظم یونیورسٹی، گورنمنٹ کالج لاہور، کراچی یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی، گومل یونیورسٹی اور دوسرے سائنسی اداروں سے ہے اس مرکز سے استفادہ کیا ہے۔''

(دی نیوز مورخہ 11 جنوری 1998ء صفحہ 27)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ ریحانہ طارق صاحبہ دارالیمن شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم کامران احمد نے سات سال کی عمر میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کیا ہے الحمدللہ اور اظہار تشکر کیلئے تقریب آمین مورخہ 8 فروری 2009ء کو منعقد ہوئی جس میں محترم حافظ برہان محمد خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن نے بچے سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ عزیزم کو قرآن پاک پڑھانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے خاکسارہ کو عطا فرمائی بچہ مکرم محمد حسین صاحب باغبان ناصر آباد سندھ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو قرآن پاک پڑھنے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر ربیقہ علوی صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 15 فروری 2009ء کو بیت اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مکرم کیپٹن چوہدری ہارون احمد صاحب ولد مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب آف گجرات کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم نیر محمود نثار صاحب سابق قائد علاقہ آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی محترم کاشف محمود عابد صاحب مربی سلسلہ کالا گوجراں ضلع جہلم حال مقیم 93/TDA ضلع لیہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ 14 فروری 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام نویلہ سحر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ٹھیکیدار محمود احمد صاحب سابق صدر کالا گوجراں ضلع جہلم کی پوتی اور مکرم محمد اسلم صاحب جہلم کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے خادمہ دین اور ماں باپ کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری ریاست علی صاحب باجوہ گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم باسل احمد دانیال باجوہ گوجرانوالہ نے میٹرک 2008ء کے سالانہ امتحانات میں گوجرانوالہ بورڈ سے 786/850 نمبر لے کر بیکن ہاؤس سکول سسٹم میں اول پوزیشن حاصل کی۔ موصوف محترم چوہدری محمد اشرف چٹھہ صاحب موہلن کے ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ فیکٹری ایریا ربوہ کا پوتا ہے۔ عزیزم کی ڈی سی او گوجرانوالہ نے سالانہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر ان انعامات سے حوصلہ افزائی کی۔

1۔ گولڈ میڈل (سکول میں اول پوزیشن)
2۔ گولڈ میڈل (سائنس گروپ میں اول پوزیشن)
3۔ رول آف آنر کا ایوارڈ (شیلڈ)

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید کامیابیاں، صحت و زندگی دے نیز خادم دین اور نیک بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شاہد محمود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم محمد صادق احمد صاحب)

تحریر خدمت ہے کہ مکرم شاہد محمود احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب محترم محمد صادق احمد صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 12/11 محلہ دارالیمن رقبہ ایک کنال بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ قطعہ ان کی بیوی اور بچوں کے نام بحصص شرعی منتقل کر دیا جائے۔

دیگر ورثاء کی تفصیل

1۔ مکرمہ مبارکہ فردوس صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرمہ فرح صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم شاہد محمود احمد صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم ساجد محمود احمد صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ ثمرہ تبسم صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ سعدیہ صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ صباح صادق صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب صدر محلہ ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھابی محترمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب مرحوم 82 سال کی عمر میں 13 فروری 2009ء کو امریکہ میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کے بیٹے ان کی میت ربوہ لائے جہاں ان کی نماز جنازہ 16 فروری 2009ء کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ میرے بچپن اور لڑکپن میں مرحومہ نے میری تربیت اور پرورش میں نمایاں حصہ لیا۔ وہ بمنزلہ میری والدہ کے تھیں۔ مولا کریم انہیں غریق رحمت کرے۔ آمین مرحومہ فعال، مستعد، نیک جواں ہمت خاتون تھیں اور خلافت احمدیہ سے پرخلوص وابستگی رکھنے والی تھیں۔ مرحومہ کے چار بیٹے مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر عمر احمد طیب صاحب، مکرم مقبول احمد صاحب امریکہ اور مکرم مبشر احمد صاحب جرمنی ہیں اور چار بیٹیاں ایک امریکہ اور تین پاکستان میں ہیں۔ سب بچوں نے ان کی تجہیز و تکفین میں شرکت کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ پنڈی دھوتھڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد افضل محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب دھوتھڑ پنڈی دھوتھڑاں ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 5 فروری 2009ء کو حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے بعمر 54 سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اگلے دن نماز جنازہ مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ ضلع منڈی بہاؤالدین نے پڑھائی۔ مرحوم بی اے، بی ایڈ تھے اور ڈی سی او آفس منڈی بہاؤالدین میں بطور ہیڈ کلرک متعین تھے۔ 1985ء تا 1987ء قائد خدام الاحمدیہ رہے اس کے علاوہ بھی خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ مرحوم ملنسار، خادم خلق، جرات مند ماہر قانون دان، مدبر، معاملہ فہم اور شریف النفس انسان تھے۔ افراد جماعت کے لئے اکثر اوقات خدمات سرانجام دیتے رہے انہوں نے متعدد افراد کو مختلف محکموں میں ملازمتیں دلوا کر برسر روزگار کیا۔ مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی ہے احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

ریڈار کی ایجاد

ریڈار کی شعاعیں ہر سمت میں سفر کر سکتی ہیں، انہیں کوئی شے روک نہیں سکتی لیکن جب یہ کسی ٹھوس چیز سے ٹکراتی ہیں تو پلک جھپکنے میں واپس آکر اس چیز کی تصویر مشین کے ساتھ لگے ہوئے ایک خاص پرزے پر نمایاں کر دیتی ہیں باقی رہا یہ امر کہ وہ چیز کتنے فاصلے پر ہے تو یہ جان لینا چنداں مشکل نہیں۔ شعاعوں کے مشین سے نکلنے اور تصویر لے کر واپس آنے کا وقت مشین چلانے والے کو معلوم ہوتا ہے شعاعوں کی رفتار سے بھی وہ آشنا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ ایک لمحہ میں شے کے فاصلے کا اندازہ کر لیتا ہے۔

ریڈار اب متعدد مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ بالخصوص بحری جہاز اور ہوائی جہاز اس کی مدد سے اندھیرے اور کہر میں بآسانی راستہ تلاش کر لیتے ہیں۔

26 فروری 1935ء میں سکاٹ ماہر طبیعات، سر ابرٹ واٹسن واٹ کی زندگی کا اہم ترین دن تھا۔ اس دن اس نے لندن کے نزدیک نیشنل فزکس لیبارٹری میں کام کرتے ہوئے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا جس کی مدد سے فضا میں معلق کوئی بھی چیز ریڈیائی لہروں کی مدد سے کسی کمرے میں بیٹھ کر دیکھی جا سکتی تھی۔ اس نے اپنے رفیق کار اے ایف ولکنس کے ہمراہ آٹھ میل کے فاصلے پر چھ ہزار فٹ کی بلندی پر اڑتے ہوئے ایک بمبار جہاز کا مشاہدہ کیا۔ یہ ایجاد بعد میں ریڈار کے نام سے مشہور ہوئی۔ جو دراصل Radio Detecting and Ranging کا مخفف ہے۔ اس ایجاد کے باعث دشمن کے کسی بھی جہاز سے، جبکہ وہ ابھی بہت دور ہو باخبر ہونا ممکن ہو گیا۔

ملازمت کے مواقع

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو Official,s Training Scheme کے تحت نوجوان درکار ہیں۔ درخواستیں 2 مارچ 2009ء تک درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جا سکتی ہیں۔

11-Chundrigar Road, Joint Director Talent Management Divison کراچی۔

اسلامک عسکری بینک کو لاہور اور کراچی کے لئے برانچ مینیجرز درکار ہیں۔ اپنی CVs یکم مارچ 2009ء تک درج ذیل ایڈریس پر ای میل کریں۔

ibshr@askaribank.com.pk

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 15 فروری 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

ربوہ میں طلوع و غروب 26۔فروری

طلوع فجر	5:13
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

طاہر ہومیوپیتھک کنسلٹیشن کلینک

ڈاکٹر مرتضٰی احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایچ

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ

ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اظہر ماربل فیکٹری

15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

جلسہ سالانہ U.K

جلسہ سالانہ U.K میں شمولیت حاصل کرنے کے خواہشمند احباب U.K ویزا کے متعلق معلومات اور راہنمائی حاصل کریں

Education Concern ®

رابطہ: ایجوکیشن کنسرن
فرخ لقمان: 0302-8411770
042-5162310
67۔سی فیصل ٹاؤن لاہور

گریس فارما پاکستان

مرغیوں اور حیوانات کی معیاری امپورٹڈ ادویات کا مرکز

91-A II جوہر ٹاؤن لاہور 0300-8454327
www.icci.org.pk/icp/basit@icpp.icci.org.pk

FD-10

UNIVERSITY OF DUNDEE

فری سیمینار برائے

STUDY IN U.K

جو طالب علم U.K میں تعلیم کے لئے خواہشمند ہیں ان کے لئے سیمینار کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں U.K سے یونیورسٹی کے نمائندے Mr.Christopher Bostin تشریف لا رہے ہیں جو طالب علموں کو داخلہ جات کے متعلق معلومات اور راہنمائی کریں گے۔ تمام طالب علموں اور والدین اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور وقت پر تشریف لائیں سیمینار کا وقت اور مقام درج ذیل ہے۔ واضح رہے کہ یہ یونیورسٹی 1881ء میں بنی تھی اور U.K میں Top کی یونیورسٹیوں میں اس کا شمار ہوتا ہے اور اس میں پہلے سے کافی تعداد میں احمدی طالب علم علم حاصل کر رہے ہیں۔

Islamabad	Islamabad Hotel(Old Holiday inn) "Meeting Room"	25th Feb- Wednesday & 26th Feb- Tuesday	03:00pm-7:00pm
Rabwah	Hall- Khudam UL Ahmadiyya Maqami	Sunday- 1st March	03:30pm-7:00pm
Lahore	Hotel Pearl Continental "Board Room-E"	28th Feb- Saturday & 2nd March-Monday	11:00 am-6:00pm & 03:00pm-6:00pm

Education Concern ® *Mr. Farrukh Luqman*
67-C, Faisal Town, Lahore. Mob:0302-8411770,0425162310

ضرورت سٹاف

میٹرک پاس محنتی بچیوں اور لڑکوں کی ضرورت ہے

بالمشافہ رابطہ | مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
047-6213944

ضلع چنیوٹ کا پہلا جدید ترین فل پریشر CNG سٹیشن احمدی بھائیوں کا اپنا CNG سٹیشن

پاکستان CNG سٹیشن احمد نگر

چوہدری سہیل مشتاق
0321-6002323, 0322-6002323, 0323-6002323